جامعہ کے لیل ونہار

رپورٹ چودھری محمد یسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ

جامعہ سلفیہ اور مالدیپ کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے محبت کا یہ تعلق دینی جذبے سے سرشار ہے۔اس کا آغاز 1971ء میں اس وقت ہوا جب جامعہ کے صدر الحاج میاں فضل حق سعودی عرب کے دورے کے دوران مدینہ یونیورسٹی تشریف لے گئے۔اس موقعہ پر مالدیپ سے تعلق رکھنے والے دو طلبہ جن میں الشیخ اسمعیل محمد اور الشیخ حسین یوسف نے میاں فضل حق سے تفصیلی ملاقات کی اور مالدیپ کے حالات اور پس منظر سے آگاہ کیا۔اور بتایا کہ لوگوں میں دینی تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ ہے۔لیکن انہیں یہ سہولت میسر نہیں ہے اور انہوں نے درخواست کی کہ اگر جامعہ سلفیہ طلبہ کو داخلہ دے تو ہم شکر گزار ہونگے۔لہٰذا مودت الفت ومحبت کا یہ تعلق قائم ہو گیا اور جامعہ میں مالدیپ سے طلبہ کا پہلا قافلہ 1971ء میں پہنچ گیا۔یوں یہ سلسلہ مسلسل 2005 تک قائم رہا۔لیکن جنرل پرویز مشرف کی اسلام دشمنی اور نہایت غلیظ پالیسیوں کی بدولت غیر ملکی طلبہ کا داخلہ دینی مدارس میں بند کر دیا گیا اور مالدیپ سے بھی طلبہ آنے سے رُک گئے۔

1971ء سے 2005ء تک سینکڑوں فرزندان مالدیپ نے جامعہ سے فیض پایا اور اپنی دینی تعلیم مکمل کی مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے مدینہ یونیورسٹی' جامعہ امام ریاض' جامعہ الازہر مصر جامعہ اسلامیہ ملائیشیاء تشریف لے گئے اور فراغت کے بعد مالدیپ میں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں بہترین خدمات سرانجام دینے لگے۔

جامعہ سلفیہ میں دوران تعلیم ان طلبہ کا اپنے اساتذہ' انتظامیہ اور کلاس فیلوز کے ساتھ بہت اچھا رویہ ہوتا تھا۔سب کے ساتھ بہت احترام سے پیش آتے تھے۔خصوصاً خاکسار کو ان سے خصوصی تعلق تھا ان کے جملہ مسائل حل کرنے میں بھرپور تعاون کرتا۔یہ طلبہ بھی مجھ سے بے حد مانوس تھے۔خصوصاً 1982ء کے بعد جب باقاعدہ تدریس کے میدان میں قدم رکھا۔اور ان طلبہ نے تاریخ اسلام کے

اسباق پڑھے۔ تو اور زیادہ متاثر ہوئے ان طلبہ کی تعلیم وتربیت اور نگرانی کے لیے مالدیف سے فضیلۃ الشیخ اسمٰعیل محمد صاحب کا تقرر رہوا۔ تو اور مسائل آسان ہو گئے وہ تدریس کے ساتھ طلبہ کی رہنمائی اور نگرانی فرماتے۔ الشیخ صاحب جامعہ دارالسلام عمرآباد ہند اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فارغ التحصیل ہیں بہت پختہ عالم دین اور کریم النفس ہیں۔ آپ اعلیٰ اخلاقی قدروں کے مالک امانت و دیانت کے پیکر ہیں۔ مہمان نواز ملنسار اور خوش گفتار ہیں۔ طلبہ کے ساتھ ہمدردی رکھتے اور مہربانی فرماتے تھے۔ اپنے فرائض پوری دیانت داری سے ادا کرتے تھے جامعہ سلفیہ کے گردو پیش مساجد میں دعوت وتبلیغ کے لیے تشریف لے جاتے۔ آپ بہت صالح اور شفیق انسان ہیں۔ تدریس کے ساتھ بعض دینی کتابوں کا مالدیفی زبان میں ترجمہ کرتے تھے۔

آپ کے ساتھ میرا خصوصی تعلق تھا۔ ایک دوسرے کا خیال کرتے اور خاص کر الشیخ صاحب بڑے بھائی کا کردار ادا کرتے تھے۔ جامعہ کے دیگر اساتذہ کے ساتھ بھی محبت واکرام کا رشتہ تھا۔ بہت اکرام سے پیش آتے۔ آپ 2005ء میں ریٹائرڈ ہو گئے۔ اور واپس مالدیپ لوٹ گئے۔ آپ کے عزائم میں یہ بات شامل تھی کہ آپ نے وطن مالدیپ میں دین کی خدمت کرنی ہے۔ لہٰذا واپس جا کر تصنیف وتالیف کا کام شروع کیا۔ آپ نے قرآن حکیم کا مالدیپی زبان میں ترجمہ اور مختصر تشریح مکمل جو کہ زیر طبع ہے اس کے علاوہ بہت سی عقائد اور اخلاقیات پر مبنی کتب تصنیف کیں۔ جو مالدیپ کی حکومت طبع کروا کر مفت تقسیم کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے الشیخ اسمٰعیل محمد صاحب کو دین کے ساتھ دنیاوی نعمتوں سے خوب نوازا ہے۔ نہایت آسودہ حال ہیں اپنے عزیز واقارب کے علاوہ ضرورتمندوں پر خوب خرچ کرتے ہیں۔ ان کی دلی خواہش تھی کہ میں جلد از جلد رفقاء کے ساتھ مالدیپ کا دورہ کروں۔

الشیخ اسمٰعیل محمد صاحب کی خصوصی دعوت پر جامعہ سے ایک وفد تشکیل پایا جن میں خاکسار کے علاوہ الشیخ حافظ مسعود عالم، مولانا محمد یونس، ارسلان ظفر اور عمیر یونس شامل تھے۔ اس سفر کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ عزیزم شفیق کاشف نے پیش کش کی کہ رمضان المبارک میں مالدیپ کی سیر کریں لیکن میں نے رمضان کے فوراً بعد جانے کی حامی بھر لی۔ اور اسکی اطلاع الشیخ محمد لطیف صاحب کو دی۔

الشیخ محمد لطیف جامعہ سلفیہ سے فیض یافتہ اور جامعہ امام الریاض سے فارغ التحصیل ہیں۔ بہت فاضل اور علم دوست ہیں۔ آج کل مالدیپ کے دارالحکومت مالے کی مرکزی جامع مسجد المرکز الاسلامی)

کے خطیب اور امام ہیں اور انہیں نائب وزیر مذہبی امور کا درجہ حاصل ہے۔ اسلامی جمعیت اور اس کی دعوت کے لئے بے چین رہتے ہیں۔ ہر دل عزیز ہیں انہوں نے ہی الشیخ اسمٰعیل صاحب کے مشورے کے بعد ہمیں باضابطہ دعوت دی اور ہم نے پروگرام کو حتمی شکل دی اس وفد میں ہمارے علاوہ جناب حافظ شفیق کاشف اور چودہری کاشف رندھاوا بھی شریک ہوئے۔

ہم 24 جون 2018ء کو صبح 4.20 پر فیصل آباد سے براستہ دوبئی مالدیپ کے لیے روانہ ہوئے دوبئی میں تین گھنٹے قیام کے بعد امارات ایئرلائن کے ذریعے ہم مالدیپ وقت کے مطابق ساڑھے تین بجے مالے پہنچ گئے۔ ایئرپورٹ پر ہمارا شاندار استقبال کیا گیا۔ الشیخ اسمٰعیل محمد اپنی کمزوری اور بڑھاپے کے باوجود موجود تھے۔ جبکہ دیگر افراد میں ڈاکٹر ابراہیم زکریا' جناب احمد فائز الفت' جناب حسین یوسف' الشیخ محمد لطیف اور بہت سے احباب موجود تھے۔ اور ہم بذریعہ کشتی ایئرپورٹ سے مالے شہر پہنچے ہمارا قیام Novina ہوٹل میں تھا یہ مرکز اسلامی کے بالکل قریب تھا جس وجہ سے ہم ساری نمازیں مرکز میں ہی ادا کرتے رہے۔ پہلے دن نماز مغرب کے بعد ہلکی پھلکی چائے پی۔ جبکہ عشائیہ کا اہتمام محترم الشیخ صاحب نے اپنے گھر میں کیا ہوا تھا نماز عشاء کے بعد ہم دو گاڑیوں میں الشیخ صاحب کے گھر پہنچے۔ جو کہ آٹھ منزلہ ہے۔ آخری منزل کی چھت پر ٹیبل لگائے گئے مختلف انواع کے کھانے مختلف اقسام کی مچھلی' چکن بریانی اور قورمہ الگ تھا۔ جبکہ مچھلی کا باربی کیو الگ تھا۔ سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ یہ مالدیپ پہنچنے کے بعد پہلی ضیافت تھی جس میں خلوص محبت پیار ہمدردی خیر خواہی شامل تھی۔ کھانے کے بعد الشیخ صاحب کے خاص دار المطالعہ سٹڈی روم میں بیٹھ گئے۔ اور پرانی یادوں کا دریچہ کھل گیا جامعہ کی تاریخ حالات تعلیم ترقی کا تذکرہ خیر ہوا۔ جامعہ سے وابستہ شخصیات میاں فضل حق صوفی احمد دین' حاجی بشیر احمد' میاں نعیم الرحمٰن' میاں عطاء الرحمٰن' طارق اور بہت سے دیگر احباب کا ذکر خیر ہوا۔ انہوں نے بھی جامعہ میں گزرتے لمحات کا حسین تذکرہ کیا۔ لوگوں کی والہانہ محبت اور مثبت رویوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے اپنی زندگی کے بہترین ایام جامعہ میں گزارنے اور فرمایا کہ پاکستان ایک شاندار ملک ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی لاتعداد نعمتیں ہیں تازہ گوشت سبزیاں پھل انواع اقسام اور موسم کے مطابق آم اور کنو مالٹا وافر مقدار میں پایا جاتا ہے فرمانے لگے مجھے آم بہت پسند ہیں خاص کر چونسا کا تو جواب نہیں۔ رات گئے تک ہم

گپ شپ کرتے رہے۔درمیان میں شفیق کاشف کوئی مزاحیہ بات کر دیتا البتہ کاشف رندھاوا سیاسی صورت حال سے آگاہ کرتے رہے۔

مالدیف میں دوسرا دن بہت اہم تھا پروگرام کے مطابق مفتی اعظم مالدیف الشیخ رشید ابراہیم سے نو بجے ملاقات طے تھی لہٰذا ہم ٹھیک وقت پر ان کے دفتر پہنچ گئے ان کا عملہ استقبال کے لیے موجود تھا۔ ہمیں ملاقات کے کمرے میں لے جایا گیا جہاں مفتی اعظم موجود تھے۔ پرتپاک انداز سے ملے اور اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ الشیخ رشید ابراہیم جامعہ الازہر سے ایم اے پاس ہیں جامعہ امام محمد بن سعود الریاض میں مدیر شئون الطلاب رہ چکے ہیں اس کے بعد جناب مامون عبدالقیوم کے عہد میں وزیر تعلیم بھی رہے۔ آپ جامعہ سلفیہ میں تشریف لا چکے ہیں اور آج کل مفتی کے منصب پر فائز ہیں اور مالدیپ میں نشر ہونے والے خطبات جمعہ بھی تیار کرتے ہیں۔

میں نے اپنے رفقاء کرام کا تعارف کرایا۔ جن میں حضرت حافظ مسعود عالم، مولانا محمد یونس، ارسلان ظفر، عمیر یونس شامل تھے۔ جبکہ الشیخ اسمٰعیل محمد اور الشیخ محمد لطیف بھی ہمراہ تھے۔ بہت سے دلچسپی کے امور پر تبادلہ ہوا فتاوی دینے کا طریقہ واضح کیا گیا اور بتایا کہ مالدیف کے لوگ شریعت کے پابند ہیں اور جاری ہونے والے فتاوی کا احترام کرتے ہیں۔

انہوں نے جامعہ سلفیہ کی کارکردگی پر نہایت اطمینان کا اظہار کیا۔ اور نیک دعاؤں کے ساتھ ہمیں رخصت کیا۔

اس کے بعد ہم مالدیپ کی اسلامک یونیورسٹی چلے گئے جہاں جامعہ کے فاضل ڈاکٹر ابراہیم زکریا، پروفیسر احمد فائز الفت اور دیگر اساتذہ نے استقبال کیا یونیورسٹی کا وزٹ کیا خاص کر شعبہ اسلامیات کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ اور بتایا کہ اب یہ یونیورسٹی بین الاقوامی سطح پر اپنا مقام رکھتی ہے۔ جہاں سے بیچلر لیوس اور ایم فل کی ڈگریاں دی جاتی ہیں۔ جبکہ پی ایچ ڈی میں بھی داخلے ہو رہے ہیں۔ ہم جب یونیورسٹی گئے تو نئے داخلوں کے لئے طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی چائے سے بھرپور تواضع کی گئی اور آخر میں قیمتی تحائف دیئے گئے جبکہ جامعہ سلفیہ کی جانب سے شیلڈ پیش کی گئی۔

اس دن کی مصروفیت میں مالدیپ یونیورسٹی کا دورہ بھی شامل تھا۔ جہاں کے شعبہ اسلامیات کے ڈین (عمیر) ڈاکٹر علی زاہر نے اپنے رفقاء کے ساتھ ہمارا استقبال کیا اور تفصیلات سے آگاہ کیا ان کی

شاندار کارکردگی پر جامعہ سلفیہ کی جانب سے یادگار شیلڈ پیش کی۔ جبکہ انہوں نے بھی یادگار شیلڈ سے نوازا۔

جامعہ سلفیہ کے فضلاء کی حسن کارکردگی کو دیکھ کر ہمارے سر فخر سے بلند ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جسکی مدد سے یہ لوگ اس مقام پر پہنچے ہیں......

اس دن دوپہر کا کھانا جناب پروفیسر حسین یوسف کے ہاں تھا۔ حسین یوسف جامعہ میں دوران تعلیم میرے گھر کا خادم خاص تھا۔ بہت خدمت کرتا۔ گھریلو ضروریات خرید کر لاتا۔ اور بچوں کو باہر لے جاتا۔ خاص کر ارسلان ظفر کے ساتھ تو بہت پیار کرتا۔ اپنا وظیفہ اس پر خرچ کر دیتا۔ بہت مودب اور مخلص طالب علم تھا۔ جامعہ سے مدینہ یونیورسٹی چلا گیا فراغت کے بعد بہت عہدوں پر کام کیا۔ مالدیپ ہائی کورٹ کا جج رہا۔ اور آج کل یونیورسٹی میں قاضی کلاس لے رہا ہے۔ کھانا کیا تھا مالدیپی ثقافت کا بہترین نمونہ۔ عمدہ خوشبودار اور لذیذ ڈشیں تیار کی گئیں جس میں مرکزی ڈش مچھلی ہی تھی حسین نے میرے اور ارسلان کے ساتھ فیملی کا تعارف کرایا۔ اس نے اپنی بیٹی کا نام بھی میری بڑی بیٹی کے نام پر سدرہ نام رکھا۔ اور یہ محض اظہار محبت ہے۔

نماز عصر کے بعد ہم بذریعہ لانچ مالے کے قریب ایک نئے جزیرے میں گئے جو چند سالوں میں تیار ہوا۔ اور نئے تقاضوں کے مطابق تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جسے (Hardmale) کہتے ہیں سمندر سے مٹی اور ریت نکال کر ایک چھوٹے جزیرے کو بہت بڑا بنا دیا گیا اور جہاں بلند و بالا پلازے ہوٹل کمرشل ادارے اور مال بن رہے ہیں۔ خوبصورت کھلی سڑکیں اور نہایت سلیقے سے لگے درخت شاندار ہوا دار مساجد پبلک پارک ریسٹورنٹ موجود ہیں۔ گاڑی پر جزیرے کی سیر کی اس میں بھی الشیخ اسمٰعیل محمد اور الشیخ محمد لطیف صاحبان نے پلاٹ خرید رکھے ہیں۔ بہت مہنگی زمین ہے اور مستقبل میں یہ دوبئی سے زیادہ اہمیت اختیار کر جائے گی۔

چائے پینے کا موڈ ہوا تو ہمیں ایک پاکستانی ریسٹورنٹ میں لے گئے جہاں لاہور کے چند نوجوانوں سے ملاقات ہوئی جنہوں نے وہاں سرمایہ کاری کی اور اچھا بزنس کر رہے ہیں۔ بہت عمدہ خوشبودار سیلون ٹی نوش کی اور نماز مغرب کے لیے قریبی مسجد میں چلے گئے۔ اور مغرب کے بعد ہم واپس مالے آ گئے۔ تھوڑی دیر آرام کیا اور پھر نماز عشاء کے لیے مرکز اسلامی چلے گئے جہاں نماز عشاء کے بعد

ایک شاندار کنونشن منعقد ہونا تھا جس میں جامعہ کے فضلاء اور فیض یافتگان کے ساتھ ملاقات تھی۔

نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد مرکز اسلامی مسجد کے نیچے خوبصورت ہال میں کنونشن کا اہتمام کیا گیا تھا جس کی صدارت فضیلۃ الشیخ اسمٰعیل محمد صاحب نے فرمائی۔ جبکہ مہمانوں میں ہم سب تھے۔ شرکاء جن کی تعداد ایک سو اسی کے قریب تھی جو مالدیپ کے مختلف جزیروں سے خصوصی طور پر اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ فضلاء اور فیض یافتگان کی تعداد پانچ صد سے زائد ہے۔ لیکن ان میں سے بعض اپنی ذمہ داریوں وسائل آمد و رفت کی عدم دستیابی کی وجہ سے نہ آسکے جبکہ بعض ملک سے باہر تھے۔ تلاوت قرآن حکیم کی سعادت قاری روح الامین نے حاصل کی۔ قاری صاحب جامعہ کے فضلاء میں سے ہیں نہایت خوبصورت اور پرسوز آواز میں قرآن حکیم پڑھتے ہیں۔ انہیں جامعہ سلفیہ میں نماز تراویح پڑھانے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ ان کی بدولت جامعہ میں حجازی لہجے میں قرآن پڑھنے کا آغاز ہوا۔ لوگوں کی بڑی تعداد نماز تراویح کے لیے جامعہ میں آنے لگی۔ اور یہ سلسلہ دن بدن بڑھتا چلا گیا اسی کا نتیجہ ہے پرانی مسجد کی جگہ اب تین منزلہ وسیع و عریض مسجد تعمیر ہوئی۔ جس میں دس ہزار نفوس ایک وقت میں نماز ادا کرسکتا ہے۔

تلاوت کے بعد فرداً فرداً تعارف کا سلسلہ شروع ہوا۔ 1971ء میں مالدیپ سے پہلا قافلہ جامعہ میں آیا تھا۔ جو 2005ء تک قائم رہا۔ ان میں وہ حضرات جو پہلے فارغ ہوئے۔ اب ریٹائرڈ ہو کر مختلف یونیورسٹیوں میں دوبارہ تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں اس میں بیوروکریٹ، ججز حضرات، پروفیسرز مختلف تعلیمی اداروں کے سربراہ پولیس آفیسر، وکلاء امام و خطیب، مدرسین اور تاجر شامل تھے۔ تعارف کے دوران مختلف تبصرے بھی ہوتے رہے۔ اوران کی خدمات کے بارے میں جان کر دل باغ باغ ہو رہا تھا۔ معاشرے کی اصلاح، اسلامی اقدار کے فروغ، کتاب وسنت پر مبنی منہج اور دعوت وتبلیغ کا نہایت حکیمانہ انداز جس کی وجہ سے اعتدال پر مبنی ماحول تشکیل پا گیا مجھے اس سلسلہ میں بھی مالدیپ جانے کا اتفاق ہوا ہے لیکن اس دفعہ جاکر واقعی تبدیلی محسوس ہوئی یہی وہ تبدیلی ہے جو پائیدار اور لوگوں کے افکار میں ایک نئی تازگی جس سے وہ از خود اپنے رہن سہن قول و فعل معاملات واخلاقیات میں تبدیلی لے آئے ہیں جس سے ان کی دین و دنیا سنور جاتی ہے۔

تعارف میں ڈاکٹر حسین فائز کا ذکر آیا۔ تو مجھے خوشی کے ساتھ بہت حیرانگی ہوئی۔ حسین فائز جامعہ میں زیر تعلیم ہوتے ہوئے اساتذہ کی بڑی خدمت کرتا۔ یہ میری شادی میں بھی شریک تھا۔ گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتا تھا۔ پھر اس کا داخلہ از ہر یونیورسٹی میں ہو گیا۔ گریجویشن کرنے کے بعد آسٹریلیا سے ڈاکٹریٹ کی ڈاکٹری حاصل کی۔ اور آج کل ایوان صدر میں سیکرٹری کی سطح پر کام کر رہا ہے۔ کم وپیش 35 سال بعد ملاقات ہوئی۔ اب تو وہ بھی ریٹائرڈ ہونے کو ہے۔ اس سفر میں ہم الشیخ صاحب کے جزیرے میں گئے۔ تو ان کی والدہ سے بھی ملاقات ہوئی اور انہوں نے تازہ ناریل کے مشروب سے تواضع کی اور بے پناہ خوشی کا اظہار کیا۔

تقریب میں الشیخ اسمٰعیل محمد صاحب کی جانب سے سپاسنامہ الشیخ محمد لطیف نے عربی میں پیش کیا خوش آمدید کلمہ ترحیب کے بعد انہوں نے ہماری آمد پر خوشی ومسرت کا اظہار کیا اور جامعہ سلفیہ کی خدمات اور موجودہ اساتذہ کی کارکردگی پر خراج تحسین پیش کیا۔ اور جامعہ سلفیہ کی خدمات اور شرکاء کی جانب سے بعض احباب نے نہایت جذباتی گفتگو کی اور اپنے درمیان ہماری موجودگی کو باعث عزت قرار دیا۔

انہوں نے کہا کہ ہم سب آج جو بھی ہیں۔ یہ سب جامعہ سلفیہ کا مرہون منت ہیں جامعہ سلفیہ نے ہماری زندگیوں کو تبدیل کیا۔ ہمیں زندگی گزارنے کا ڈھنگ دیا علمی رسوخ کے ساتھ اچھی تربیت کی۔ جس کے لیے ہم سب اس کے شکرگزار ہیں اور جامعہ کے بانیان اور دیگر رؤساء کے لیے دعاء مغفرت کرتے ہیں۔

اس کے بعد مجھے گفتگو کا موقع دیا۔ میں نے اپنی معروضات میں الشیخ صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس دورے کا اہتمام کیا۔ اور بتایا کہ حافظ شفیق کاشف کی خواہش پر یہ پروگرام ترتیب دیا گیا۔ جس کے لیے الشیخ اسمٰعیل محمد صاحب ہمارے میزبان بن گئے۔ تمام شرکاء کا بالعموم شکریہ ادا کیا جنہوں نے پورے احترام کے ساتھ ہمارا استقبال کیا۔ میں نے مزید عرض کیا۔ کہ آپ سب ہمارا سرمایہ اور فخر ہیں۔ جامعہ کو آپ سب پہ ناز ہے۔ آپ کی حسن کارکردگی اور اپنے وطن مالدیپ کی تعمیر وترقی میں کردار سے ہمارے سر فخر سے بلند ہوئے ہیں۔

آپ حضرات نے جس خلوص محبت سے اپنی ذمہ داریاں ادا کی ہیں اس سے معاشرے میں

شاندار تبدیلی آئی ہے۔اورلوگ آپ سے بہت زیادہ خوش ہیں جامعہ نے اپنی ذمہ داریاں ادا کیں۔آپ کے لیے حتی الامکان سہولتیں فراہم کیں۔اچھے اساتذہ فراہم کیےاوراعلیٰ تعلیم کے لیے بیرون ملک داخلے کرائے یہ سب جامعہ کی ذمہ داری تھی جوادا کردی گئی کسی بھی تعلیمی ادارے کا شاندار سرمایہ اس کے فضلاء ہوتے ہیں انہی کو دیکھ کر لوگ اداروں کے بارے میں رائے دیتے ہیں بحمد اللہ آج ہم بے حد خوش ہیں۔اور ہم سب آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد یونس نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمیں اپنے کردار سے لوگوں کو متاثر کرنا ہے۔اورخاص کرایک دوسرے کا احترام کرنا ہے۔اوراپنے بھائیوں کی کارکردگی پراس کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔اکثر علماء حسد کا شکار ہوجاتے اورمل جل کر کام کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں حالانکہ اجتماعی کام میں بہت برکت ہے۔اس سے لوگوں میں بھی اعتماد بڑھتا ہےاوروہ خوش ہوتے ہیں علماء کرام کوایک اسٹیج پر دیکھ کرانہیں یہ احساس ہوجاتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں یکجہتی ہے۔وہ بھی اتحاد واتفاق سے زندگی بسر کرنے کو ترجیح دیں گے۔

شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم نے فضیلۃ الشیخ اسمعیل محمد کا بطور خاص اور تمام شرکاء کا بالعموم شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ مالدیپ میں اپنے عزیزوں اور شاگردوں کواپنے درمیان پا کر بے پناہ خوشی ہورہی ہےاور ہمیں ایک مکمل تاریخ یاد آرہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ہم سب کو نعمت اسلام سے نوازا ہے۔اور ہمارے درمیان اخوت ومحبت مودت والفت پیدا کی ہے۔زبان اور علاقے کے اختلاف کے باوجود ہم بہت ہی مقدس رشتوں میں منسلک ہیں اورایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔انہوں نے فرمایا کہ بلا شبہ یہ جامعہ سلفیہ کا فیض ہے کہ اس کے فضلاء دنیا بھر میں موجود ہیں اور شاندار کارنامے سرانجام دے رہے ہیں دعوت وتبلیغ کا میدان ہو یا تعلیم وتربیت کا اس میں ان کی کارکردگی نہایت شاندار ہے خصوصاً آج مالدیپ کی دو یونیورسٹیوں میں اس کا مشاہدہ کر چکے ہیں انہوں نے شرکاء پر زور دیا کہ وہ اخلاص نیت کے ساتھ کام جاری رکھیں۔اوراللہ تعالیٰ کے پیغام کوایک ایک فرد تک پہنچائیں انہوں نے عملی زندگی اختیار کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ ہمیں ربانی علماء ہونا چاہیے مالدیپ کے حالات پر خوشی کا اظہار کیا۔اور فرمایا کہ یہ دیکھ کر بے پناہ خوشی ہوئی کہ وہاں شرک نہیں ہے۔اور تمام لوگ مسلمان ہیں۔

حافظ محمد شفیق کاشف نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے کہ جامعہ سلفیہ کے فضلاء کی اتنی بڑی تعداد یہاں موجود ہے۔ یہ جامعہ کے حسن کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آخر میں جامعہ کی جانب سے فضیلۃ الشیخ اسمٰعیل محمد صاحب کو ان کی دینی تعلیمی خدمات کے اعتراف میں شیلڈ دی گئی جبکہ وزیر مذہبی امور کی شیلڈ الشیخ محمد لطیف نے وصول کی۔

مالدیپ میں پاکستانی سفیر محترم ریٹائرڈ ایڈمرل وسیم اختر صاحب کو ہماری آمد کا علم ہوا۔ تو انہوں نے ہمیں ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ 26 جون صبح نو بجے کا وقت طے تھا برادر عبدالشکور صاحب رہنمائی کا کام کر رہے تھے۔ خوب بارش ہو رہی تھی میں اور مولانا محمد یونس صاحب ٹھیک نو بجے سفارت خانے پہنچ گئے۔ ہمیں براہ راست سفیر صاحب کے آفس میں پہنچا دیا گیا انہوں نے پر جوش استقبال کیا۔ اور ہمارے مالدیپ آنے پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ باہمی دلچسپی کے موضوع پر گفتگو کا آغاز ہوا۔ موصوف جامعہ سلفیہ کی شاندار کارکردگی سے بخوبی واقف تھے۔ جس کا اظہار انہوں نے شروع میں ہی کر دیا۔ نیز مالدیپ میں جامعہ کے فضلاء جابجا موجود ان سے بھی خوب متعارف تھے۔ اور انہیں اس بات پر فخر تھا کہ مالدیپ میں اہم عہدوں پر فائز جامعہ سے فیض یافتہ لوگ ہیں جن کے اخلاق طرز عمل سے بہت متاثر تھے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ یہ سلسلہ کیوں موقوف کیا گیا انہوں نے کھلے دل سے یہ پیش کش کی کہ آپ دوبارہ مالدیپ کے طلبہ کو داخلہ دیں ہم ویزے کی تمام سہولیات مہیا کریں گے۔ تا کہ زیادہ سے زیادہ نوجوان تعلیم کے ساتھ پاکستان سے آگاہ ہوں اور واپس آ کر ہماری ترجمانی کر سکیں۔ ہم نے بھی ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ رات ہم نے سابقہ فضلاء کا شاندار کنونشن کیا ہے۔ اور پاکستان اور مالدیپ کے درمیان موجود مضبوط رشتہ کی تجدید کی ہے۔ اور آئندہ بھی ہم آپ کی پیش کش سے فائدہ اٹھائیں گے۔ آخر میں انہوں نے بڑی گرم جوشی سے ہمیں الوداع کیا۔

مالدیپ میں قیام میں باقی ایام سیر و تفریح کے لیے مختص تھے۔ ہم اسی دن دوپہر سے قبل مالے سے تقریباً آدھ گھنٹے کی مسافت پر ایک جزیرے میں چلے گئے جہاں دوپہر کے کھانے اور سمندر میں نہانے کا بندوبست تھا۔ موسم ابر آلود تھا ہلکی بارش میں ہم نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ اور شام تک سیر و تفریح کی ۔ رات ایک گیسٹ ہاؤس ٹھہرے اور دوسرے دن 27 جون کو ہم الشیخ اسمٰعیل محمد صاحب کے

جزیرے میدو کے لیے روانہ ہوئے۔ موسم کی خرابی اور سمندر میں طغیانی کے باعث چار گھنٹے میں ہم ان کے جزیرے پہنچے جہاں کے معززین اور اعلیٰ سرکاری عہدیداروں نے خوب استقبال کیا نماز مغرب کے بعد نہایت پرتکلف کھانا اور چائے پی۔ اور آرام کے لیے گیسٹ ہاؤس چلے گئے۔

28 جون بروز جمعرات صبح ناشتے کے لیے مقامی کونسلر کے گھر جمع ہوئے جنہوں نے بہت پرتکلف ناشتہ کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ فراغت کے بعد ایک بڑی کشتی (دھونی) جو کہ مچھلیوں کے پکڑنے کے لیے مخصوص ہے کے ذریعے ہم دور ایک ایسے جزیرے میں گئے جو زراعت کے لیے استعمال ہو رہا تھا۔ وہاں پہنچ کر اندازا ہوا کہ وہاں مختلف پھل سبزیاں اگائی جاتی ہیں اور قریبی جزیروں کی ضرورت پوری کی جاتی ہے۔ اس میں کام کرنے والے سبھی لوگ بنگلہ دیش کے مسلمان ہیں۔ پہلے جزیرے کی سیر کی مختلف پودے، جڑی بوٹیاں، پھل مختلف اقسام اور خاص کر پاپیتا، یہ نہایت عمدہ اور میٹھا زود ہضم، وفد میں شامل سبھی نے شوق سے کھایا۔ اس کے بعد کھانا تیار کیا گیا اور وہ مچھلی باربی کیو بنائی گئی جو رات کو ارسان ظفر، عمیر یونس، امین اسمٰعیل شکار کر کے لائے۔ بہت لذیذ اور عمدہ کھانا کھایا۔ اور شام تک وہی رکے۔

28 جون بروز جمعۃ المبارک ناشتہ اور جمعے کی تیاری کی چونکہ جمعہ کے بعد واپس مالے آنا تھا لہٰذا جمعہ سے قبل ہی سب نے پیکنگ کر لی۔ جمعہ کے بعد الشیخ عبداللہ کے ہاں ظہرانہ تھا۔ بہت عمدہ اور پرتکلف اگر یہ کہا جائے کہ مالدیپ کی ثقافت کا عمدہ نمونہ تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کے بعد ہم مالے کے لیے روانہ ہو گئے یہ سفر اچھے صاف موسم کی وجہ سے ڈھائی گھنٹے میں مکمل ہو گیا۔

مالے میں اسی رات جناب عبدالسعید نے عشائیہ کا اہتمام کر رکھا تھا۔ جس میں وفد کے اراکین کے علاوہ بڑی تعداد میں فضلاء جامعہ نے شرکت کی عشائیہ کے اختتام پر شکریہ ادا کرتے ہوئے میزبان عبدالسعید نے نہایت جذباتی گفتگو کی اور کہا کہ جامعہ سلفیہ نے ہماری زندگیوں میں انقلاب پیدا کیا اور ہمیں جینے کا سلیقہ سکھایا۔ آخر میں انہوں نے وفد کو تحائف سے نوازا۔

29 جون کو رات گیارہ بجے ہم عازم سفر ہوئے۔ اس طرح یہ یادگار سفر اختتام پذیر ہوا۔ اس سفر میں حافظ شفیق کاشف صاحب اور جناب کاشف نواز رندھاوا صاحب شامل تھے۔ جن کے تبصرے تجزیئے سیاسی معلومات، خبریں اور ملکی سیاسی انتخابی گہما گہمی سے محظوظ ہوتے رہے۔ ان حضرات کی موجودگی سے ذرا بوریت نہ ہوئی۔ بلکہ بہت اچھا وقت گزرا۔